OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.*

ISSN (Print): 2664-1178
ISSN (Online): 2664-1186
Jan-Jun 2023
Vol: 7, Issue: 1
altabyeen@ais.uol.edu.pkEmail:
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

Challenges Faced by Muslim Ummah after 9/11

9/11 کے بعد ملت اسلامیہ کو درپیش تحدیات

Abdul Manan Cheema
Department of Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha, Pakistan
https://orcid.org/0000-0001-5529-9634

Farhat Alvi *
Department of Islamic Studies,University of Sargodha, Sargodha, Pakistan
https://orcid.org/0000-0001-9565-7889

ABSTRACT

The attacks of 9/11 sensitized the entire world. After 9/11, the United States and Western media started propaganda against Islam and Muslims. Using 9/11 as an excuse, the West under the leadership of the United States attacked Afghanistan on October 7, 2001. Millions of innocent Muslims were massacred using the false narrative of War on Terror. The campaign was run by the Western media to prove Muslims as terrorists. 9/11 was called a war on civilization. Samuel Huntington's theory of Clash of Civilization was followed. The cultural invasion of west is influencing Muslim social values. Family stability is being destroyed and many other negative effects. So, Western civilization is getting embedded in Islamic societies. At present, influence of Western civilization in the Islamic societies is the biggest problem of the Islamic world after 9/11.This research article explores that how can be contested promotion and influence of western civilization in Islamic world?

Keywords: Muslim Ummah, 9/11, Media, Western, Civilization.

*Corresponding Author: **Farhat Alvi** (farhat.naseem@uos.edu.pk)
Received: 20 April 2023; Accepted: 25 May 2023; Published online: 22 June 2023

11/9 ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ 11/9 کے حملوں نے پوری دنیا کو متاثر کیا۔ نائن الیون کے بعد مغربی میڈیا نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ 11/9 کو بہانے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، مغرب نے امریکہ کی قیادت میں 7 اکتوبر 2001 کو افغانستان پر حملہ کر دیا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا جھوٹا بیانیہ استعمال کرتے ہوئے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ سانحہ نائن الیون کے صرف ایک گھنٹے بعد ہی نیوز چینل سی این این نے بغیر کسی ثبوت اسامہ بن لادن اور القاعدہ کو نائن الیون حملوں کا ذمہ دار قرار دے دیا۔ مغربی میڈیا نے مسلمانوں کو دہشت گرد اور بنیاد پرست ثابت کرنے کے لیے باقاعدہ مہم چلائی تھی۔ اسلامی دنیا کو دہشت کی دنیا اور مغربی دنیا کو مہذب دنیا کے طور پر متعارف کرایا گیا۔ 11/9 کو مغربی تہذیب کے خلاف جنگ کہا گیا۔ وار آن ٹیرر (War on Terror) کا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا۔ مغرب فکری و تہذیبی جنگ کے ذریعے 11/9 کے بعد عالم اسلام کو مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگنے میں مصروف ہے۔ سیموئیل ہنٹنگٹن کی تہذیبوں کے تصادم (Clash of Civilizations) کے نظریہ کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ مغرب کی تہذیبی و ثقافتی یلغار مسلم سماجی و انسانی اقدار کو متاثر کر رہی ہے۔ اسلامی معاشروں میں خاندانی استحکام تباہ ہو رہا ہے۔ مسلمان احساس کمتری کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ مسلمان معذرت خواہانہ (Apologetic Behavior) اپنائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مغربی تہذیب اسلامی معاشروں میں سرایت کر رہی ہے اور قابلِ قبول (Acceptable) ہوتی جا رہی ہے۔ مغربی برائیوں (فحاشی و عریانیت، ہم جنس پرستی، ٹرانس جینڈر قوانین کا نفاذ وغیرہ) کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ نائن الیون کے بعد اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب و فکر کا اثر و نفوذ عالم اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

11/9 واقعہ نے پوری دنیا پر اثرات مرتب کیے۔ اس لئے بہت سارے اہل قلم و دانش نے 11/9 پر قلم اٹھایا ہے۔ ڈاکٹر مجاہد کامران کی کتاب "9/11 and New World Order" نائن الیون کے موضوع پر اہم کتاب ہے جو پنجاب یونیورسٹی سے 2013ء میں چھپی۔ اس کتاب میں مصنف موصوف نے وار آن ٹیرر، نائن الیون واقعات اور عالمی سیاست پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ نائن الیون کے بعد اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب و

ثقافت کا اثر و نفوذ کافی حد تک بڑھ گیا۔ مقالہ نگار فائزہ شریف نے جامعہ پنجاب میں تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ "مغرب کی تہذیبی و ثقافتی یلغار --- ذرائع ابلاغ کا کردار" 2004ء میں پیش کیا۔ اس مقالہ میں اسلامی معاشروں میں سرایت کرتی ہوئی مغربی تہذیب و ثقافت کے اثرات میں میڈیا کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ "سیکولر میڈیا کا شر انگیز کردار" مولانا نذر الحفیظ ندوی کی کتاب ہے جس میں عالمی میڈیا پر یہودیوں کے اثر و رسوخ کو بیان کی گیا ہے۔ "میڈیا، اسلام اور ہم" بھی میڈیا کے موضوع پر لائق مطالعہ کتاب ہے جس میں مصنف کتاب ڈاکٹر سید محمد انور نے دورِ حاضر کے تناظر میں اسلام کا نظریہ ابلاغ قلم بند کیا ہے۔ "9/11 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار، ایک تحقیقی جائزہ" سرگودھا یونیورسٹی میں تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ تحریر کیا گیا، جس میں ریسرچر عبدالمنان نے 11/9 کے بعد تہذیبی تصادم (Clash of Civilizations) کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے۔ ریسرچ آرٹیکل "ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں (تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں)" الاضواء (29:42)" میں چھپا جس میں۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ نے میڈیا کی اہمیت و افادیت بیان کی ہے۔ ڈاکٹر سید عبدالمالک آغا نے "اسلام اور جدید میڈیا" (القلم دسمبر 2014ء) میں دورِ جدید میں میڈیا کی ذمہ داریوں پر اسلامی نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ "ذرائع ابلاغ کے اصول و ضوابط: پیمرا کی مذہبی اور سماجی اقدار سے متعلقہ قوانین کا تعلیماتِ اسلامی کی روشنی میں تجزیہ" مقالہ نگار عبدالمنان چیمہ اور ڈاکٹر ریاض سعید کا ایک مشترکہ ریسرچ آرٹیکل ہے جو ریسرچ جرنل الثقافۃ الاسلامیہ، یونیورسٹی آف کراچی، شمارہ: 43، جون 2020ء میں شائع ہوا۔ یہ آرٹیکل پیمرا (PEMRA) کی سماجی و اسلامی شقوں کا تنقیدی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ متذکورہ بالا تالیفات اور تحقیقی مقالات کے علاوہ میڈیا کے موضوع پر کتبِ کثیرہ اور مضامین دستیاب ہیں۔ تاہم موجودہ دور میں مغربی تہذیب و فکر کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے "11/9 کے بعد امت مسلمہ کو درپیش تحدیات" کا موضوع منتخب کیا گیا۔

منہج تحقیق

زیر نظر تحقیقی مقالہ میں استقرائی اسلوبِ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ بنیادی مصادر سے استفادہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم بعض ثانوی مصادر و مراجع سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ موضوع کے حوالے سے مجلات و جرائد اور رسائل میں شائع شدہ مضامین / آرٹیکلز وغیرہ سے مدد لی گئی ہے۔ دورِ حاضر میں معلومات و مواد کے حصول کا تیز

ترین ذریعہ انٹرنیٹ ہے اس لئے ریسرچ میٹریل کے لئے(Research Material) کے لئے انٹرنیٹ کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری کے اردو ترجمہ قرآن "القرآن الکریم"[1] سے لیا گیا ہے۔

11/9:حقائق وواقعات

11 ستمبر2001ء کو امریکہ میں ٹوئن ٹاور(Twin Towers) اور پینٹا گون (Pentagone) کی عمارت پر حملہ کیا گیا۔11 ستمبر2001ء کے سانحہ میں 3ہزار کے قریب امریکی لوگ ہلاک ہوگئے۔ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔11 ستمبر2001ء کی صبح چار مسافر طیارے اغواء کیے گئے۔ان میں سے دو طیاروں کو نیویارک میں ٹوئن ٹاورز (Twin Towers) سے ٹکرادیا گیا۔تیسرا طیارہ پینٹا گون کی عمارت سے ٹکرایا گیا جبکہ چوتھا طیارہ پنسلوینیا کے دیہی علاقہ میں گر کر تباہ ہوگیا۔اس دن کا سرکاری نام 11/9 رکھا گیا۔ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جگہ کو گراؤنڈ زیرو (Ground Zero)کا نام دیا گیا۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا لکھتا ہے:

> The September 11 attacks were a series of airline hijackings and suicide attacks committed in 2001 by 19 terrorists associated with the Islamic extremist group al-Qaeda nearly 3,000 people were killed. The attacks involved the hijacking of four planes, three of which were used to strike significant U.S. sites, the World Trade Center's north and south towers, and Pentagon.[2]

[1] فتح محمد جالندھری، القرآن الکریم، اردو ترجمہ، (لاہور:فاران فاؤنڈیشن، 2013ء)
Fateh Muhammad Jālandharī, Urdū translation of Holy Qur'an ,(Lāhūre: Fārān Foundation, 2013)

[2] Bergen, P. L.. "September 11 attacks." Encyclopedia Britannica, February 23, 2023. https://www.britannica.com/event/September-11-attacks.

figure 1 example: 9/11 attacks (World Trade center)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر 16 ایکٹر اراضی پر تعمیر ہوا تھا۔اس میں پچاس ہزار لوگ کام کرتے تھے۔اس کا سالانہ کرایہ تین ارب ڈالر سے متجاوز تھا۔اسے امریکہ کا مالیاتی دارالحکومت کہا جاتا تھا۔پنٹاگون کی عمارت امریکہ کی عسکری قوت کا مظہر تھی۔اس میں 24 ہزار افراد کام کرتے تھے۔[1]

مذکورہ بالا تصویر میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر جہاز ٹکراتے واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

11/9 کے بارے میں تحقیقی کمیشن نے 11/9 حملوں کو امریکی اینٹلی جینس سی آئی اے CIA کی ناکامی قرار دیا۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا لکھتا ہے:

> In 2002 President Bush had appointed a commission to look into the September 11 attacks, and two years later it issued its final report. According to the commission, this was the failure of not just a few employees at the

[1] خورشید احمد، مسلم دنیا کی بے اطیمنانی 11 ستمبر سے پہلے اور بعد میں ،(اسلام آباد: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ،2002)،142

Khūrshīd Ahmad, Muslim Dunyā Kī Bay Itminānī 11 September Sey Pahlay Aur Baād Main, (Islamabad: Institute od Policy Studies, 2002), 142

CIA but a large number of CIA officers and analysts.[1]

مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ 11/9 حملوں میں امریکی خفیہ ایجنسی کے اہلکار ملوث تھے۔ان حملوں کے بعد امریکہ اور مغربی قوتوں نے مسلم دنیا پر براہ راست اثر انداز ہونا شروع کردیا۔ مسلم دنیا کے خلاف وار آن ٹیرر کا جھوٹا بیانیہ بنانے کے لئے بغیر تحقیق و تفتیش کے 11/9 کا ذمہ دار مسلم انتہاپسندوں اور القاعدہ کو قرار دے دیا گیا۔

ثروت جمال اصمعی لکھتے ہیں کہ محض طیاروں کے ٹکرانے سے عمارتوں کا پگھل جانا کسی طرح ممکن نہیں تھا۔ اس مقصد کے لیے کنٹرولڈ ڈیمالیشن(Controlled Demolition) کی تکنیک استعمال کی گئی تھی یعنی عمارت کے مختلف حصوں میں بہت زیادہ حرارت پیدا کرنے والا دھماکہ خیز پہلے ہی رکھا جاچکا تھا۔اور اسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے یکے بعد دیگرے اڑایا گیا۔اس کے نتیجہ میں کثیر المنزلہ عمارتوں کا فولادی ڈھانچہ لمحوں میں پگھل گیا۔امریکی سائنسدانوں نے یہ حقائق پوری طرح ثابت کردیے ہیں۔[2]

Sáfrány لکھتا ہے:

"The world Trade Center Towers were destroyed by controlled demolition; the Pentagon was struck by a missile." [3]

امریکہ کے 75 پروفیسر اور سائنسدان 11/9 کو ان سائیڈ جاب قرار دیتے ہیں۔فون کالز جو 11/9 کی ڈاکومنٹری میں گورنمنٹ کی طرف سے پیش کی گئیں۔وہ مشکوک ہیں ہر مسافر طیارے میں دو بلیک باکسز ہوتے ہیں جو 30000 سنٹی گریڈ ٹمپریچر میں بھی محفوظ رہ سکتے ہیں۔جبکہ بلیک باکسز 10000 سنٹی گریڈ سے 20000 سنٹی گریڈ تک ٹمپریچر میں تباہ ہوگئے جو ناممکن ہے۔[4]

---

1 Bergen, P. L. "September 11 attacks." Encyclopedia Britannica, February 23, 2023. https://www.britannica.com/event/September-11-attacks.

2 ثروت جمال اصمعی ،دہشت گردی اور مسلمان،(اسلام آباد: انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، 2010ء)، 23
Asmʿī, Tharwat Jamāl,Dahshat Gardhī Aur Muslims, (Islamabad: Institute of Policy Studies, 2010), 23

3 Sáfrány, Beáta. "9/11 Conspiracy Theories." Hungarian Journal of English and American Studies (HJEAS) 19, no. 1 (2013): 11–30. http://www.jstor.org/stable/43487848.

4 عبدالمنان، 11/9 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار---تحقیقی جائزہ،(سرگودھا: شعبہ علوم اسلامیہ ، یونیورسٹی آف سرگودھا،2013ء)،70

امریکی ٹی وی فرنٹ لائن ورلڈ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے سابق آئی ایس آئی چیف جنرل حمید گل (ر) مرحوم نے 11/9 کو خود ساختہ ڈرامہ قرار دیا:

> It is designed as a conspiracy and the Americans are fully involved, the policy planners, the hard-core cold warriors. They created an opportunity and then the furor that was created allowed them to do certain things.[1]

مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کے الزامات کی مہم جو پہلے سے جاری تھی کو تیز کرنے کے لیے صیہونی امریکی پالیسی سازوں کو کسی بڑے واقعے کی ضرورت تھی جس سے ڈرامائی کیفیت پیدا کر کے عالمی رائے عامہ کو باور کرایا جاسکے کہ مسلمان انسان دشمن اور دہشت گرد ہیں اور انہیں کچلنے کے لیے بھرپور کارروائی ضروری ہے۔ آخر کار اس مقصد کے لیے اپنی ضرورت عین مطابق 11/9 کی شکل میں انہیں اپنا مطلوبہ مقصد حاصل ہو گیا۔[2] امریکا کی سامراجی قیادت نے مسلم ملکوں کے وسائل ہتھیانے کی خاطر دہشت گردی کے نام پر ایک جعلی مہم شروع کرنے کے لیے نائن الیون کا ڈرامہ خود رچایا تاکہ اسے افغانستان، عراق، اور دوسرے مسلم ملکوں کے خلاف فوج کشی کا جواز بنا کر ان کے وسائل پر قبضہ کیا جاسکے۔

Sáfrány لکھتا ہے:

> "The US Government used the attacks of September 11, 2001 to gain power over the Middle East and over the American people."[3]

مسلم چینل الجزیرہ ٹی وی ہیڈ کوارٹر پر حملہ

الجزیرہ ٹی وی چینل کی بنیاد قطر میں 1996 میں رکھی گئی۔ 2001ء میں افغانستان میں امریکی حملوں کی

'Abdul Mannān,9/11 Kay Bād Aālam-e-Islām Per Maghrabī Zaraee Iblāgh Kī Tahzibī o Thaqāftī Yalghār---Taqeeqī Jāezā, Thesis for M.Phil Islāmic Studies, (Sargūdhā: University of Sargūdhā, 2013), 70

[1] https://www.pbs.org/frontlineworld/stories/pakistan/d.html accessed on 15-02-2023

[2] اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان،22
Asm'ī, Tharwat Jamāl,Dahshat Gardhī Aur Muslims,22

[3] Sáfrány, Beáta. "9/11 Conspiracy Theories." Hungarian Journal of English and American Studies (HJEAS) 19, no. 1 (2013): 11–30. http://www.jstor.org/stable/43487848.

کوریج کے بعد مغربی دنیامیں اس چینل کو بہت زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی کیونکہ یہ دنیاکاواحدچینل تھاجو براہ راست افغان جنگ کے دوران اس کی فوٹیج دکھا رہا تھا۔مغربی میڈیاالجزیرہ ٹی وی کی دی ہوئی کوریج استعمال کر رہا تھا۔نومبر 2001ء میں امریکہ نے کابل میں الجزیرہ کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کردیا۔[1]

Pew research center لکھتاہے:

> The U.S. launches a missile attack on Al Jazeera’s office in Kabul, Afghanistan. In making the case that this was a deliberate attack, Al Jazeera’s managing director, Mohammed Jasim al-Ali, said that this office has been known by everybody.The building was destroyed and some employees’ homes were damaged.[2]

مذکورہ واقعہ سے مغرب کے تعصب اور اسلام دشمنی سے پردہ اُٹھتاہے کہ وہ آزادی اظہار رائے پر دوہرا معیار رکھتے ہیں اور میڈیا پر اپنا کنٹرول قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ہر وقت دنیا کو آزادی اظہار رائے Freedom of Expression کا سبق پڑھانے والے مذہبی تعصب کا شکار ہو گئے۔الجزیرہ پر حملہ دراصل 11/9 کے بعد اسلاموفوبیاIslamophobiaکا نتیجہ تھا۔

اسلاموفوبیااور 11/9

11 ستمبر 2001 کوامریکہ پر ہونے والے حملوں کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف نفرت (اسلاموفوبیا)اور زینوفوبیاکے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔11/9 کے بعد کے اسلاموفوبیاکے اثرات آج تک جاری ہیں۔ایف بی آئی کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق،11 ستمبر 2001 کے بعدامریکہ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پر مبنی جرائم میں اضافہ ہوا اوراب بھی اس میں اضافے کارجحان پایاجاتاہے۔جیساکہ الجزیرہ رپورٹ کرتاہے:

> “The September 11, 2001 attacks on the United States ushered in a new era of hate crimes, racism, and

---

[1] عبدالمنان، 11/9 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار---تحقیقی جائزہ، 7
‘Abdul Mannān,9/11 Kay Bād Aālam-e-Islām Per Maghrabī Zaraee Iblāgh Kī Tahzibī o Thaqāftī Yalghār---Taqeeqī Jāezā,7

[2] https://www.pewresearch.org/journalism/2006/08/22/al-jazeera-timeline/ accessed on 22-02-2023

xenophobia against Muslims. For Muslim Americans, the post-September 11 ramifications of Islamophobia continue as the 21st anniversary of the attacks is solemnly marked on Sunday. According to FBI statistics, hate crimes against Muslims in the United States skyrocketed immediately after September 11, 2001, and are still on an upward trend."[1]

نظریہ تہذیبوں کی جنگ

ہنٹنگٹن نے تہذیبوں کے ٹکراؤ کا نظریہ پیش کیا اور مغرب نے 11/9 کے بعد اسے عملی جامہ پہنایا۔ سموئیل ہنٹنگٹن کئی کتب اور مختلف علمی مضامین کے مصنف ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ شہرت ان کے مضمون (The Clash of Civilizations) کو حاصل ہوئی جو 1993 ء میں ایک امریکی جریدے "Foreign Affairs" میں شائع ہوا۔ ہنٹنگٹن نے 1996ء میں نئے اضافوں کے ساتھ (The Clash of Civilizations and he remaking of world order) میں شائع کیا۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دنیا میں ایک نئی صف بندی کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ جو جغرافیائی اور علاقائی بنیادوں سے ہٹ کر تہذیبی بنیاد پر ہوگی۔ اور جو نئی تہذیبیں اس میں نمایاں کردار ادا کریں گی اور ان کی تشکیل میں مذہب کا رول سب سے اہم ہوگا بلکہ تہذیبوں کی شناخت ہی مذہب سے ہوگی۔ ہنٹنگٹن نے اپنے آرٹیکل (Clash of Civilization) میں پیشگوئی کی کہ مغرب اور اسلام کی صدیوں پرانی متصادم صورت میں کمی کا کوئی امکان نہیں بلکہ یہ زیادہ متشدد ہو جائے گی۔[2]

سموئیل پی، ہنٹنگٹن اپنے آرٹیکل (The Clash of Civilization) میں لکھتا ہے:

"It is my hypothesis that the fundamental source of conflict in this new world will not be primarily ideological primarily economic. The great divisions among human kind and the dominating source of

[1] https://www.aljazeera.com/news/2022/9/11/decades-after-9-11-muslims-battle-islamophobia-in accessed on 20-02-2023

[2] اسرار الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، (لاہور:بیت الحکمت، 2007ء)، 24
Isrār-ul-Haq, Islām Aur Maghrab Kā Tasādam, (Lāhūre: Bait-ul-Hikmat, 2007), 24

conflict will be cultural. Nation states will remain the most poweful actors in the world affairs but the principal conflicts of global politics will occur between nations and groups of different civilizations. The Clash of civilizations will dominate global politics."[1]

مذکورہ بالا اقتباس کا حاصل یہ ہے کہ نئی دنیا میں جنگیں معاشی اور نظریاتی بنیاد پر نہیں ہوں گی۔ بلکہ جنگیں ثقافتی بنیاد پر ہوں گی۔ عالمی معاملات میں قومیت مضبوط عناصر کے طور پر تو موجود رہے گی لیکن عالمی سیاست کا بڑا مرکز و محور تہذیبوں کی بنیاد پر ہوگا۔ تہذیبی تصادم عالمی سیاست پر چھا جائے گا۔

11/9 کے بعد مغربی تہذیب کا اثر و نفوذ

11/9 کے بعد مغرب کے پالیسی سازوں نے ایسی دو دھاری تلوار کا کردار ادا کیا کہ جو ایک طرف وار آن ٹیرر War on Terror کے مسلم آبادیوں کو نشانہ بنایا جبکہ دوسری مسلم معاشروں کی ثقافتی، تہذیبی، سماجی، معاشرتی، معاشی اور نظریاتی بنیادیں کھوکھلی کرنا شروع کر دیں۔ نتیجتاً مسلم علاقوں میں اسلامی تہذیب اجنبی ہوتی جا رہی ہے۔ خاندانی نظام کا شیرازہ بکھرتا جا رہا ہے۔ مغربی تہذیب کو پوری دنیا کے معاشروں پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے مغربی تہذیب و ثقافت مسلم معاشروں میں سرایت کرتی جا رہی ہے۔ غیر اسلامی اور مغربی تہذیب و فکر کا مسلم معاشرے میں اثر و نفوذ ملتِ اسلامیہ کے لئے دورِ حاضر کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ 11/9 کے بعد جنرل مشرف کے دور میں پاکستان میں نجی ٹی وی چینلز کا سیلاب امڈ آیا۔ نجی ٹی وی چینلز مسلم سماجی و اخلاقی اقدار و روایات کی پاسداری نہیں کر رہے ہیں۔ ان نجی ٹی وی چینلز نے اسلامی تہذیب و ثقافت پر گہری ضرب لگائی اور مغربی طرزِ حیات کو فروغ دیا۔

مغربی کلچر کی اندھی نقالی میں مغرب زدہ طبقہ ایسے عمل کا دفاع کرتا ہے جس کا مقصد مسلم معاشرے کو اُس کی اُس رہی سہی شرم و حیا سے بھی محروم کرنا ہے جو اسلامی معاشروں میں خاندانی نظام کو ابھی تک بچائے ہوئے ہے لیکن یہاں تباہ و برباد کرنے کے تمام حربے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ جب ٹی وی چینلز پر گندگی دکھائی جائے گی تو معاشرے پر بھی اُس کا ویسا ہی اثر ہوگا۔ ٹی وی چینلز کے ذریعے عوام الناس کے دل و دماغ کو غیر اخلاقی اور فحش مواد

[1] Samuel P. Huntington, Foreign Affairs, Summer 1993,Vol-72,No.3,22

دِکھادِکھا کر ان کیلئے نارمل بنادیا جائے گا تو پھر معاشرے میں یوں برائی کو عام کردیا جائے گا اور یہی مسلم معاشروں میں ہو رہا ہے۔ معروف کالم نگار صحافی انصار عباسی لکھتے ہیں کہ ایک نجی ایئر لائن میں اندرون ملک ہوائی سفر کے دوران غیر اخلاقی حرکات کرنے والا جوڑا ابلار وک ٹوک اپنے ہوائی سفر پر گامزن رہا۔ جب اس واقعہ پر اعتراض کیا گیا تو ٹی وی چینلز اور سوشل میڈیا پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے ان کی بے حیائی و بے شرمی کا دفاع کیا۔ فحاشی و عریانی معاشرے میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ بے شرمی حدیں پار کر رہی ہے ۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایسے واقعات روزانہ کا معمول ہیں اور یہ کوئی سیریس معاملہ نہیں۔ گویا اسلامی وآئینی و معاشرتی اقدار کے خلاف ایسی حرکات و سکنات معاشرہ ہضم کر رہا ہے۔[1] مغرب کی نقالی میں معاشرے کے ساتھ ظلم کیا جارہا ہے۔ مغرب میں خاندانی نظام کو تباہ کر دیا گیا، بے شرمی کی اُس حد تک چلے گئے کہ جنسی لحاظ سے جانوروں اور انسانی رویوں میں فرق مٹتا گیا۔ نوجوان نسل میں مغربی تہذیب و فکر کا زہر گھولا جارہا ہے۔ مغربی تہذیب پاکستانی معاشرے میں سرایت کرتی جارہی ہے جیسا کہ پروفیسر ڈاکٹر غلام علی خاں لکھتے ہیں:

> Another alarming thing is that due to the easy instant earning, people are finding it more lucrative to make up a snap and quick porn movie by using a cheap prostitute and send it to any of the thousand's western porno sites in exchange of few dollars.[2]

مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ سماج میں جدید میڈیا کا منفی استعمال کیا جارہا ہے۔ بدکاری کے ابلاغ کو بزنس کا درجہ حاصل ہو رہا ہے۔ چند ڈالروں کے عوض فحش مواد انٹرنیٹ پر اپلوڈ کرنے کی جسارت اسلامی معاشروں میں کی جارہی ہے جس سے صورتِ حال کی سنگینی کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ دور حاضر میں میڈیا اور فحش گوئی لازم و ملزوم بن چکے ہیں۔ کیٹ واکس، ننگ عورت مارچ کی کوریج، بے پردگی، بوس و کنار کی محافل، جنسی بے راہ روی پر اکسانے والے ڈرامے موجودہ میڈیا چینلز کے طرہ امتیاز ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بدکاری کے مہلک اثرات نہ صرف

---

[1] انصار عباسی ،"بےشرم جوڑے کو گرفتار کریں"روزنامہ جنگ،لاہور،27مئی 2021ء
Ansār ʻAbbāsī, "Baysharm Joray Ko Griftar Karain" Daily Jhang, (Lāhūre: 27 May 2021)

[2] Ghulam Ali Khan, Tahira Basharat, Globalization and Pakistan, Al-Adwa25:33, (Lahore: Punjab University) June -2010),19

افراد بلکہ اقوام وملل کو اخلاقی طور پر برباد کر دیتے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عورت کے حقوق کے نام پر عورت مارچ، ٹرانس جینڈر مارچ میں خواتین کو بغاوت اور صنفی تبدیلی پر اکسایا جاتا ہے۔ عورت وٹرانس جینڈر مارچ کے اخلاقی وانسانی اقدار کے خلاف نازیبا نعروں کی خوب تشہیر کی جاتی ہے۔ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے لیکن ایسے غیر اخلاقی وغیر انسانی مسائل کو سرکاری سطح پر سیریس مسئلہ نہیں سمجھا جاتا اور یوں ان کے خلاف کاروائی ندارد۔۔ زیر نظر تصاویر میں ٹرانسجینڈر مارچ میں شامل خواتین اور ان کی طرف سے لکھے گئے نعرے دیکھے جا سکتے ہیں

figure 2 example: Aurat March

figure 3 example: Moorat (Transgender) March Karachi

ہمارے ملک میں مغربی تہذیب کے غلبہ کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ٹرانس جینڈر ایکٹ Transgender Act 2018 میں پاکستان کی قومی اسمبلی سے بڑی آسانی سے منظور کر لیا گیا (حکومت کو مسلم سوسائٹی کے دباؤ پر واپس لینا پڑا) Transgender Laws کا بنیادی مقصد اسلامی

معاشروں میں(LGBTQ) کا مغربی کلچر کو قانونی جواز فراہم کرانا ہے۔مغرب میں سماجی نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے ۔ایسے غیر فطری جنسی امراض سے مغربی خاندانی نظام کھوکھلا ہو چکا ہے۔مغرب کا ایجنڈا ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مغربی تہذیب وفکر سرایت کر جائے اور قابل قبول ہو جائے۔

مغربی تہذیب وثقافت کا فروغ اور اسلامی احکام وتعلیمات

ہم جنسیت اور فحاشی و عریانیت مغربی تہذیب و فکر کا حصہ ہے۔ اسلامی احکام کے مطابق فحاشی و عریانی کی ترغیب و تحریک دینے والا دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کا مستحق ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"[1]

اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچا ہو ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

LGBTQ کا مغربی کلچر کو قانونی جواز فراہم کیا جا رہا ہے۔میڈیا،ڈراموں اور موویز کے ذریعے ہمارے معاشرے میں ہم جنیت کو فروغ دینے کی سازش عمل ہو رہا ہے۔قرآن وسنت میں ہم جنس پرستی کی مذمت ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

" مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ"[2]

قومِ لوط کا فعل(ہم جنس پرستی) کرنے والے فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"لَمْ تَظْهَرْ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ

---

[1] النور،19:24
Al-Nūr, 24:19

[2] محمد بن عيسى الترمذي، سنن الترمذي،(بيروت: دار الغرب الإسلامي،1998)،حديث:1456
Muhammad Bin Isa, Sunan Trimdhī, (Beirūt: Dār ul-Gharab ul-Islāmī, 1998),Hadīth:1456

وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا"[1]

"جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری، ہم جنس پرستی وغیرہ) اعلانیہ ہونے لگی تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔"

نتیجۂ بحث

11 ستمبر 2001ء تاریخ انسانی میں ایک سیاہ، المناک اور ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ 11/9 ایسا معمہ ہے جس کے حقائق سے پردہ آج تک نہیں اٹھایا گیا۔ 11/9 کی تحقیق پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں اور اس کے حقائق سے پردہ اٹھانے کو کوشش کی گئی۔ یورپی تحقیق کرنے والوں میں ایسا انصاف پسند طبقہ موجود ہے جنہوں نے دلائل سے 11/9 کو فراڈ اور خود ساختہ ڈرامہ قرار دیا۔ 11/9 نے امریکہ ہی نہیں پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ 11/9 کے واقعہ کی آڑ میں نئی صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا گیا۔ بغیر کسی تحقیق کے اُسامہ بن لادن کو ان حملوں کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ 11/9 کے صرف 27 دن بعد 7 اکتوبر 2001ء کو وار آن ٹیرر کے نام پر دنیا کی سب سے فوجی طاقت امریکہ نے دنیا کی سب سے کمزور طاقت افغانستان پر حملہ کر دیا۔ لاکھوں افغان مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ لیکن افغان مسلمان امریکہ کی جارحیت کے سامنے ڈٹ گیا۔ نام نہاد وار آن ٹیرر کے نتیجے میں terrorism کو آکسیجن ملتی رہی اور وہ بڑھتا ہی گیا۔ کیونکہ وار آن ٹیرر ظلم، بے انصافی اور بدنیتی پر مشتمل تھا۔ 11/9 کے بعد اسلاموفوبیا کا رجحان پیدا کیا گیا جو آج تک قائم ہے۔ اسلامی دنیا کو دہشت کی دنیا اور مغربی دنیا کو مہذب دنیا کے طور پر متعارف کرایا گیا۔ 11/9 کو مغربی تہذیب کے خلاف جنگ قرار دیا گیا۔ وار آن ٹیرر (War on Terror) کا بیانیہ بنایا گیا۔ ہنٹنگٹن کی تہذیبوں کے تصادم (Clash of Civilizations) کے نظریہ کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ مغرب فکری و تہذیبی جنگ کے ذریعے 11/9 کے بعد عالم اسلام کو مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگنے میں مصروف ہے۔ مغربی تہذیب اسلامی معاشروں میں انتہائی سرعت سے سرایت کر رہی ہے۔ مغربی برائیوں (فحاشی وعریانیت، ہم جنس پرستی، ٹرانس جینڈر قوانین کا نفاذ وغیرہ) کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ نائن الیون کے بعد اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب و فکر کا اثر و نفوذ عالم اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

---

[1] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، (دار الرسالة العالمية، 2009ء)، حديث: 4019
Muhammad Bin Yazīd Al-Qazwīnī, Sunan Ibn Mājah, (Dār Risāla-'Almiyyah,2009),Hadīth:4019

اسلامی معاشرے میں بڑھتے ہوئے مغربی تہذیب کے اثر ورسوخ سے معاشرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے کردار ادا کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ نئی نسل میں مغربی تہذیب وفکر کے بڑھتے رجحانات کے پیش نظر نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ﷺ کی روشنی میں نئی نسل کی تربیت کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ 11/9 کے بعد اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب وفکر کا تیزی سے بڑھتا ہوا رجحان امت اسلامیہ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ مغربی تہذیب کے فروغ اور اسلاموفوبیا کا راستہ روکنے کے لئے ہر مسلمان کو سیرت طیبہ ﷺ سے رہنمائی لیتے ہوئے خلوص نیت سے اپنا حصے کا کام کرنا ہوگا۔

نوٹ: مجھے اس آرٹیکل سے کوئی مفاد نہ ہے، اور نہ ہی میں نے اس کے علاوہ کہیں اور چھپوایا ہے۔ اس میں پیش کی گئی تحقیق میری ذاتی ہے، اور یہ آرٹیکل عام لوگوں کے مطالعہ اور فائدہ کے لیے لکھا گیا ہے۔